کیفی سنبھلی

منقبت

جو عہد آئے ہیں کر کے سر الست علیؑ
تمام خلق کا رکھتے ہیں بندوبست علیؑ

بلندیوں پہ کھڑے آپ ہوتے رہتے گا
نہ کل تھے پست علیؑ اور نہ اب ہیں پست علیؑ

کسی حسینؑ کی آمد کا انتظار لئے
کھڑے ہیں آج بھی کرب وبلا بدست علیؑ

بدن سے کھینچ لو پیکاں کہ قتل کر ڈالو
مئے رضائے خداوند میں ہیں مست علیؑ

بھٹک کے ان سے جہالت کی موت مرنا ہے
عقیدتوں کے جہاں کی ہیں بود و ہست علیؑ

تلاش کرتے ہو کیوں مجمع صحابہ میں
ہے جبرئیلؑ کا رضوان کا ہم نشست علیؑ

ہم اپنے سجدوں پہ نازاں نہیں ہیں اے کیفیؔ
بروز حشر ہمارے ہیں سرپرست علیؑ

☆☆☆☆☆